فتوی نمبر:AB005

تاریخ:11 جنوری2020

بِسْــمِ اللهِ نَحْـمَــدُہٗ وَ نُـصَـلِّیْ وَ نُسَــلِّـمُ عَـلٰی رَسُوْلِـهِ الْـكَـرِيْـمِ

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان

Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ عورتوں کا مزارات پر جانا کیسا؟ کیا عورت,عورت کے مزار پر جاسکتی ہے؟

سائل: محمد ذیشان (لاہور، پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ہر طرف فتنوں کا دور دورہ ہے اور عورتوں کی عزت کہیں بھی محفوظ نظر نہیں آتی اگرچہ عورت خود نیک وپارسا اور باپردہ ہی کیوں نہ ہو لیکن فساق وفجار وبد کردار لوگ عورتوں کی عزت وناموس پر ڈاکہ ڈالنے کیلئے ہر دم تیار نظر آتے ہیں اور عورتوں میں بھی طرح طرح کی خرافات نے جنم لیا جیسے بے پردگی وبے حیائی اور مردوں کیساتھ اختلاط وغیرہ، اسی وجہ سے زمانہ صحابہ وتابعین سے ہی عورتوں کو مساجد کی حاضری سے منع کر دیا گیا لہذا انہی وجوہات کے پیش نظر علماء امت نے انہیں مزارات اولیاء کی حاضری سے بھی منع فرمایا خواہ وہ مزار کسی برگزیدہ خاتون کا ہو۔ البتہ مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دینا بالکل جائز بلکہ قریب بہ واجب ہے لہذا عورتوں کو اس بارگاہ اقدس میں حاضری سے منع نہیں کیا جائے گا بلکہ یہاں کے آداب کی تعلیم دی جائے گی یا اگر قبر گھر میں ہی ہو یا دوران سفر راستے میں آجائے تو زیارت کرنے میں حرج نہیں جبکہ آہ وبکاء اور غیر شرعی امور سے بچ کر ہو ورنہ حرام وگناہ۔ اب اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد اپنے زمانہ میں تھا: "لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماحدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل "یعنی اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کر دی گئیں۔

(صحیح مسلم، جلد1، باب خروج النساء الی المساجد، صفحہ 223، مطبوعہ لاہور)

اس حدیث مبارکہ کے تحت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "ماحدث النساء لمنعھن المسجد یعنی من الزینۃ والطیب وحسن الثیاب ونحوھا "ترجمہ: جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کرلی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے یعنی زیب وزینت، خوشبوئیں لگانا اور اچھے کپڑے پہننا وغیرہ۔ (حاشیہ صحیح مسلم، جلد1، باب خروج النساء الی المساجد، صفحہ 223، مطبوعہ لاہور)

عنایہ امام اکمل الدین بابرتی میں ہے: "قد نھی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ النساء عن الخروج الی المساجد فشکون الی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقالت لو علم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما علم عمر ما اذن لکن فی الخروج "ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے عورتوں کو مسجد جانے سے روک دیا، وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے کر گئیں، انہوں نے فرمایا: اگر نبی صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دیکھتے جو حضرت عمر نے دیکھا تو وہ بھی تمہیں مسجد جانے کی اجازت نہ دیتے۔"

(عنایہ علی ہامش فتح القدیر، جلد 1، صفحہ 317 باب الامامۃ، مطبوعہ سکھر)

وکان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمایقوم یحصب النساء یوم الجمعۃ یخرجھن من المسجد "یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالتے۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری، باب خروج النساء الی المساجد، جلد 6، صفحہ 157، بیروت)

جب ان خیر کے زمانوں اُن عظیم فیوض وبرکات کے وقتوں میں عورتیں منع کر دی گئیں، اور کاہے سے؟ حضورِ مساجد وشرکتِ جماعت سے، حالانکہ دین متین میں ان دونوں کی شدید تاکید ہے۔ تو کیا ان ازمنہ شرور میں ان قلیل یا موہوم فیوض کے حیلے سے عورتوں کو اجازت دی جائے گی، وہ بھی کاہے کی؟ زیارت قبور کو جانے کی، جو شرعاً مؤکد نہیں۔ اور خصوصاً ان میلوں ٹھیلوں میں جو خدا ناترسوں نے مزارات کرام پر نکال رکھے ہیں، یہ کس قدر شریعت مطہرہ سے منافقت ہے۔۔۔ بالخصوص اب کہ قطعاً فساد غالب اور صلاح نادر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد، صفحہ 548، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

بحر الرائق میں ہے: "**لاینبغی للنساءان یخرجھن فی الجنازۃ لان النبی صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھاھن عن ذلک وقال انصرفن مازورات غیر ماجورات**" یعنی عورتوں کو جنازہ میں نہ جانا چاہئے اس لئے کہ نبی صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کیلئے اس سے ممانعت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اگر جائیں تو ثواب سے خالی گناہ سے بھاری ہو کر پلٹیں۔

اتباع جنازہ کہ فرض کفایہ ہے جب اس کیلئے ان کا خروج ناجائز ہوا تو زیارت قبور کہ صرف مستحب ہے اس کیلئے کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

(فتاویٰ رضویہ، جلد 9، کتاب الجنائز، صفحہ 563، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

امام ابو عمر سے ہے: "**ولقد کرہ اکثر العلماء خروجھن الی الصلوات فکیف الی المقابر، وماظن سقوط فرض الجمعۃ علیھن الادلیلاً علی امساکھن عن الخروج فیماعداھا**" یعنی اکثر علماء نے نمازوں کیلئے عورتوں کا جانا مکروہ رکھا ہے تو قبرستانوں میں جانے کا حکم کیا ہو گا؟ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ان سے فرض جمعہ ساقط ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں ان کے ماسوا سے بھی روکا جائے گا"۔

ردالمحتار اور منحۃ الخالق میں ہے: "**ان کان ذلک لتجدید الحزن والبکاءو الندب علیٰ ماجرت بہ عادتھن فلایجوز وعلیہ حمل حدیث لعن اللہ زائرات القبور**" یعنی اگر یہ زیارت غم تازہ کرنے یا رونے چلانے کیلئے ہو جیسا کہ عورتوں کی عادت ہے تو ناجائز ہے اور اسی پر یہ حدیث محمول ہے "خدا کی لعنت ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جائیں۔

(ردالمحتار، جلد 1، مطلب فی زیارۃ القبور، صفحہ 604، مطبوعہ لاہور)

غنیہ نے امام شعبی سے جو نقل کیا وہ بھی ملاحظہ فرمائیں: "**سئل القاضی عن جواز خروج النساء الی المقابر قال لایسئل عن الجواز والفساد فی مثل ھذا وانما یسئل عن مقدار ما یلحقھا من اللعن فیھا واعلم انھا کلما قصدت الخروج کانت لعنۃ اللہ وملائکتہ واذا خرجت تحفھا الشیطین من کل جانب واذا اتت القبور یلعنھا روح المیت واذا رجعت کانت فی لعنۃ اللہ**" ترجمہ: امام قاضی سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا قبرستان جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے، جب گھر سے قبرستان کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے، اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے، جب گھر سے باہر نکلتی ہے ہر طرف سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت بھیجتی ہے، جب واپس آتی ہے اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔
(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الجنائز، صفحہ 594، مطبوعہ لاہور)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

اقول: قبور اقرباء پر خصوصاً بحالِ قربِ عہدِ ممات تجدید حزن لازم نساء ہے اور مزارات اولیاء پر حاضری میں احدی الشناعتین کا اندیشہ یا ترکِ ادب یا ادب میں افراط ناجائز، تو سبیل اطلاق منع ہے۔ ولہذا غنیہ میں کراہت پر جزم فرمایا البتہ حاضری وخاکبوسی آستان عرش نشانِ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم المندوبات بلکہ قریب واجبات ہے۔ اس سے نہ روکیں گے اور تعدیل ادب سکھائیں گے۔
(فتاوی رضویہ، جلد، صفحہ 538، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

امام اہلسنت علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں: " مزارات اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباع غنیہ علامہ محقق ابراہیم حلبی ہرگز پسند نہیں کرتا، خصوصاً اس طوفانِ بے تمیزی رقص ومزامیر وسرور میں جو آج کل جہال نے اعراس طیبہ میں برپا کر رکھا ہے اس کی شرکت تو میں عوام رِجال کو بھی پسند نہیں رکھتا نہ کہ وہ جن کو انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حُدی خوانی بالحان خوش پر عورتوں کے سامنے ممانعت فرما کر انہیں نازک شیشیاں فرمایا" (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ 542، 541، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

پھر اس شُبہ کہ "عورتوں کا مزارات پر حاضری کا مقصد فیض کا حصول ہے تو کیونکر منع ہو سکتا ہے؟" کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: در مختار میں ہے: "**یکرہ حضورھن الجماعۃ والجمعۃ وعید ووعظ مطلقاً ولو عجوزا لیلاً علی المذھب المفتی بہ لفساد الزمان**" ترجمہ: جماعت میں عورتوں کی حاضری اگرچہ جمعہ، عید اور وعظ کیلئے ہو مطلقاً مکروہ ہے، اگرچہ بوڑھی عورت رات کو جائے، یہی وہ مذہب ہے جس پر فسادِ زمانہ کے باعث فتوٰی ہے"

اسی طرح اور کتب معتمدہ میں ہے۔ آئمہ دین نے جماعت جمعہ وعیدین درکنار وعظ کی حاضری سے بھی مطلقاً منع فرمادیا اگرچہ بڑھیا ہو، اگرچہ رات ہو، وعظ سے مقصود تو صرف اخذ فیض وسماع امر بالمعروف ونہی عن المنکر وتصحیح عقائد واعمال ہے کہ توجہ مشیخت سے ہزار درجہ اہم واعظم اور اس کی اصل مقدم، اس کا فیض بے توجہ مشیخت بھی عظیم مفید ودافع ہر ضرر شدید ہے، اور یہ نہ ہو تو توجہ مشیخت کچھ

مفید نہیں بلکہ ضرر سے قریب نفع سے بعید ہے۔(ان عظیم الشان امور سے یقیناً فیض کا حصول ہے جب ان سے منع کر دیا گیا تو زیارت قبور سے ممانعت کیونکر نہ ہو گی؟) (فتاوی رضویہ، جلد، صفحہ 548، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

ہاں اگر قبر گھر میں ہو یا دوران سفر راستے میں آجائے تو بغیر آہ و بکاء اور غیر شرعی امور سے بچتے ہوئے زیارت کر سکتی ہے۔ چنانچہ امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "تو اگر قبر گھر میں ہو یا عورت مثلاً حج یا سفر جائز کا گئی راہ میں کوئی قبر ملی اس کی زیارت کر لی بشرطیکہ جزع وفزع و تجدید حزن وبکاء ونوحہ وافراط و تفریطِ ادب وغیرہا منکرات شرعیہ سے خالی ہو (تو جائز ہے)"۔

(فتاوی رضویہ، جلد9، کتاب الجنائز، صفحہ 562، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

"اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جزع وفزع ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں"۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ 4، زیارت قبور کا بیان، صفحہ 849، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

والله تعالیٰ اعلم و علمه جل مجده أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفر له المولیٰ القدیر

15 جمادی الاولی 1441ھ 11 جنوری 2020

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري